ظفرالحق چشتی کی مذہبی شاعری کا تجزیاتی مطالعہ: قرآن وحدیث اور عربی شاعری کے تناظر میں

ڈاکٹر محمد اویس سرور

اسسٹنٹ پروفیسر عربی، گورنمنٹ اسلامیہ کالج، لاہور کینٹ

Abstract:

Arab poets are credited with the origin of the art of Na'at, so there has always been a reflection or impression of the Arabic language and poetry in the subjects and styles of Urdu poetry.

Zafarul Haq Chishti is one of those poets whose poetry has deep influences of Arabic language and literature .After examining his poetry and especially Na'atia poetry, it is clear that the Arabic language and literature have had a profound impact on his poetry, thoughts and style of speech. The deep influence of Arabic language and literature makes his poetry very important and useful among the students and researchers who love Urdu and Arabic literature. His poetry is not only a treasure of profound themes and varied vocabulary, but also a shining example of poetic maturity and creative craftsmanship.

Key Words:

نعت (Naat)، عربی (Arabi)، شاعری (Shairi)، مذہبی (Mazhbi)، تابندگی (Tabindagi)، دیدار (Didaar)، غیب (Gayab)، خورشید (Khursheed)، اندازِ سخن (Andaz-e-Sukhan)۔

برصغیر میں نعت گوئی کا فن اگرچہ عربی اور فارسی زبانوں سے وارد ہوا ہے لیکن اس خطۂ ارضی میں کی گئی نعتیہ شاعری کئی حوالوں سے منفرد مقام کی حامل ہے۔ ہندوپاک کے اردو شعرا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی مدح سرائی میں جو جہتیں ایجاد کی ہیں وہ انھی کا خاصہ ہیں۔ لیکن چوں کہ اس فن کی ابتدا کا سہرا عرب شعرا کے سر ہے اس لیے اہلِ فن پر یہ مخفی نہیں کہ اردو شاعری کے مضامین، اسلوب، آہنگ اور وزن میں عربی زبان اور عربی شاعری کا عکس یا تاثر ہمیشہ موجود رہا ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی سیرتِ طیبہ کے اولین مصادر چوں کہ عربی زبان میں ہیں، اسی لیے جب بھی آپؐ کا ذکرِ مبارک ہوتا ہے عربی کی تاثیر اس میں ضرور چھلکتی ہے۔ آپؐ کا ذکرِ مبارک شعر ونثر کی صورت میں ہو یا خطبہ کی صورت میں، قرآن وحدیث کی نصوص اور عربی اسلامی ادب کا اثر اس پر بہت نمایاں اور غالب رہتا ہے۔ ظفر الحق چشتی کی مذہبی شاعری بھی اس اثر پذیری کی مظہر ہے۔

پروفیسر محمد ظفر الحق چشتی 11 نومبر 1956ء کو لاہور میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے پنجاب کے مختلف سرکاری کالجوں اور دیگر تعلیمی اداروں میں اردو زبان وادب کی تدریس کے فرائض سر انجام دیے اور 2016ء میں گورنمنٹ ایم اے او کالج، لاہور سے ریٹائر ہوئے۔ انھوں نے مختلف کالجوں میں شعبہ اردو کے سربراہ کے طور پر بھی اپنی خدمات انجام دیں۔ ریٹائرمنٹ کے بعد تدریسی خدمات کے ساتھ ساتھ پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ میں نصاب سازی کے میدان میں کارہائے نمایاں انجام دے رہے ہیں۔ ظفر چشتی نہ صرف نعت گو شاعر ہیں، بلکہ ایک خوش الحان نعت خواں بھی ہیں۔

ظفر چشتی کا شمار عصرِ حاضر کے نمایاں نعت گو شعرا میں ہوتا ہے۔ وہ اردو زبان کے ایک کہنہ مشق استاد ہونے کے ساتھ ساتھ رومیؔ، جامیؔ، غالبؔ اور اقبال کے غیر معمولی عالم ہیں۔ اگرچہ ان کی غزلوں کا مجموعہ بھی شائع ہو چکا ہے، لیکن نعت گوئی میں ان کا مقام اس لیے بھی منفرد ہے کہ یہ فن انھیں اپنے آباواجداد سے ورثے میں ملا ہے۔ شاید یہ ان کی خاندانی تربیت اور ماحول کا ہی اثر ہے کہ ان کی نعت تکلف سے پاک اور حب ومستی سے سرشار نظر آتی ہے۔ وہ سچے عاشقِ رسولؐ اور محبِ اہلِ بیت ہونے کے ساتھ ساتھ صحابہ کے بھی عاشق ہیں۔ وہ ایک صوفی گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں اور ان کے اندر ایک صوفیِ باصفا چھپا بیٹھا ہے۔ نسب کے اعتبار سے فاروقی قریشی ہیں لیکن مسلک ومشرب کے اعتبار سے حیدری اور حسینی چشتی ہیں۔ ان کے کلام میں اگرچہ اہلِ بیت کی منقبت کا رنگ غالب ہے، لیکن اکابر صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم کی مدح سرائی بھی بہ کثرت موجود ہے۔ وہ اردو ادب کے غیر معمولی عالم ہونے کے ساتھ ساتھ عربی اور فارسی ادب پر بھی گہری نگاہ رکھتے ہیں۔ حضرت حسّان، مرزا غالب اور علامہ اقبال سے تو ان کا عشق بہت نمایاں ہے، لیکن وہ امام بوصیری، مولانا رومی، مولانا جامی، حافظ شیرازی، سعدی شیرازی اور امیر خسرو کے بھی معتقد اور نیاز مند ہیں۔

ظفر چشتی کی نعتیہ شاعری کو اہلِ علم وادب اور اہلِ نقد نے تحسین کی نگاہ سے دیکھا ہے، مختلف تعلیمی اداروں اور جامعات میں ان کی نعتیہ شاعری کے حوالے سے متعدد تحقیقی وتنقیدی مقالات قلمبند کیے جا چکے ہیں۔علاوہ ازیں علمی نشستوں کا انعقاد بھی کیا جاتا ہے۔

یوں تو ظفر چشتی نے کلیات اقبال (مطبوعہ فیروز سنز،لاہور) پر گرانقدر حواشی بھی لکھے ہیں اور ان کے تحقیقی وتنقیدی سرمائے میں "شعور" اور "عرفان" جیسی قابلِ قدر کتابیں بھی شامل ہیں۔انھوں نے "مکہ مدینہ" کے زیرِ عنوان سفر نامۂ حج اور "سلگت ہوں دن رین" کے نام سے مجموعۂ غزلیات بھی تخلیق کیا ہے لیکن ان کی مذہبی شاعری "نالۂ من سر من"، "ہے یہی میری نماز" اور "صحبتِ اہلِ صفا" میں بطورِ خاص دیکھی جا سکتی ہے۔

ظفر چشتی کی مذہبی اور خصوصاً نعتیہ شاعری جن عوامل سے متاثر ہے، ان میں خاندانی ماحول، فارسی اور اردو زبان وادب سے آگاہی، عشقِ نبویؐ کی سرشاری، صوفی شعرا کے جذب وکیف کی جھلک اور اہل بیت کی محبت تو شامل ہے ہی، لیکن اس میں عربی زبان وادب کا عکس بھی کثرت سے ساتھ چھلکتا نظر آتا ہے۔وہ نہ صرف عربی زبان جانتے ہیں بلکہ عربی ادب پر بھی ان کی گہری نظر ہے۔انھوں نے اپنی کتاب "شعور" میں درج ایک مضمون "ادب اور غیر ادب میں حد فاصل" میں ادب اور غیر ادب کی ماہیت کا تعین کرنے کے لیے لفظِ ادب اور تاریخِ ادب کا ایک تحقیقی جائزہ پیش کیا ہے۔اس جائزے میں انھوں نے عربی زبان میں ادب کے لفظ اور اس کی تاریخ کو جس عمدگی اور جامعیت کے ساتھ پیش کیا ہے، یہ عربی ادب پر ان کی گہری نظر اور اس ادب کے رموز واسرار سے واقفیت کا ایک منہ بولتا ثبوت ہے۔(1)

ظفر چشتی نے اپنی کتاب "سلگت ہوں دن رین" کے دیباچے میں شعری تفہیم وتنقید پر تبصرہ کرتے ہوئے اہلِ عرب کے ادبی ذوق کی تحسین کی ہے۔اس سلسلے میں وہ (2) رقم طراز ہیں:

> "شاعرانہ فہم وفراست، علم ودانش، شعری تفہیم اور تنقیدِ شعر کے سلسلے میں مجھے اہلِ عرب کا ہم پایہ کوئی اور طبقہ دکھائی نہیں دیتا۔ان کی شاعرانہ بصیرت اور فہم ودانش دیکھ کر اہلِ ذوق پر وجد طاری ہونے لگتا ہے۔یہ لوگ شاعری میں سے علمِ لغت ہی کے حوالے سے ایسے ایسے نکات اخذ کرتے ہیں کہ انھی کا حصہ ہے۔"

ظفر چشتی شاعرِ دربارِ رسالت حضرت حسّان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے عُشّاق میں سے ہیں۔حضرت حسان بن ثابت کو چوں کہ شعر کی صورت میں نعت کہنے والوں میں آغاز کنندہ کا مقام حاصل ہے، اس لیے ایک نعت گو شاعر ہونے کی حیثیت سے ظفر چشتی کے مزاج میں حضرت حسّان بن ثابت سے محبت، ان کی تقلید اور ان

کے کلام سے اثر پذیری کا عنصر موجود ہے۔وہ حضرت حسّان بن ثابت سے عشق کرتے ہیں اور ان کی شاعری پر پُر مغز مقالات بھی تحریر کر چکے ہیں۔اس حوالے سے ان کا ایک مضمون بعنوان "سیدنا حسّان کی ایک بے مثال نعت" ان کے مجموعۂ مقالات "عرفان" میں شائع ہوا ہے، جس میں انھوں نے حضرت حسّان کی مشہور نعت "واحسن منک لم تر قط عینی" کے عمیق اور مخفی راز آشکار کرنے کی سعی فرمائی ہے۔(3)اس مقالے میں انھوں نے ان اشعار کی صرفی اور نحوی حوالوں سے بھی تحقیق کی ہے۔

ان کی شاعری میں حضرت حسّان بن ثابت رضی اللہ عنہ اور دوسرے نعت گو شاعروں کا تذکرہ ملتا ہے، ایک موقع پر کہتے ہیں:

میں بوصیری نہیں، حسّان نہیں، کعب نہیں محفلِ نعت میں ہوں مصرع اٹھانے والا (4)

ایک اور موقع پر حضرت حسّان کا ذکر کچھ اس محبت کے ساتھ کیا ہے:

رات ایسے بھی ہوئی سرورِ کونین کی نعت لفظ حسّان نے چن چن کے ظفرؔ مجھ کو دیے(5)

حضرت حسّان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے ان کی وارفتگی کا اظہار اس شعر سے بھی ہوتا ہے:

عطا ہو مجھ کو بھی عمار کا جگر آقا نصیب سے ملے حسّان کی زباں مجھ کو(6)

اور کہتے ہیں:

نعتِ سرکار میں لب کھولنا آسان نہیں عشقِ جامی نہیں بے تابیٔ حسّان نہیں(7)

یہاں اس امر کا تذکرہ بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی شاعری کے موضوعات اور مفاہیم کی چھاپ ظفر چشتی کی شاعری پر موجود ہے۔نعت گوئی کے میدان میں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی صحبت سے جو روحانی فیض حاصل تھا، ظفر چشتی بھی نعت گوئی کے میدان میں اسی روحانی فیض کے قائل ہیں۔ان کی رائے میں روحانی توجہ اور تربیت کے بغیر حقیقی معنی میں نعت کہنا ممکن نہیں ہے۔

شاعری اور روحانیت کی مذکورہ روایت کے تتبع ظفر چشتی نے قرآنِ مجید کو اپنی شاعری کا مصدر بنایا ہے۔ان کی شاعری میں جابجا قرآنِ مجید کی آیات سے اکتساب نظر آتا ہے۔حمد کا یہ شعر ملاحظہ فرمائیے:

تو دِلنشیں بھی ہے دِلبر بھی دِلربا بھی ہے ترے ہی ذکر سے رہتا ہے مطمئن دل بھی(8)

اس شعر میں انھوں نے قرآنِ مجید کی اس آیت کی طرف اشارہ کیا ہے(9):

أَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ

"اللہ کی یاد ہی سے دل مطمئن ہوتے ہیں۔"

آپ نے قرآنِ مجید کی سورۃ الاحزاب میں موجود آیتِ تطہیر کو اپنی شاعری میں مختلف حوالوں سے درج کیا ہے، اس آیتِ مبارکہ میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے(10):

إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا

"بے شک اللہ یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر قسم کی) ناپاکی دُور کر دے۔ اے (نبیؐ کے) اہل بیت! اور تمھیں خوب اچھی طرح پاکیزگی عطا فرمائے۔"

اس آیتِ مبارکہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ظفر چشتی کہتے ہیں:

تیرے قرآن میں کیا سورۂ احزاب نہیں
آلِ اطہار کی تطہیر کا منکر کیوں ہے (11)

اسی موضوع کو ایک اور منقبت میں انتہائی خوب صورت انداز میں کچھ یوں بیان کیا ہے:

ان کی تطہیر کے فرمان میں کیا جھگڑا ہے
یہ تو قرآن ہے قرآن میں کیا جھگڑا ہے(12)

قرآنِ مجید سے استنباط کی یہ مثال دیکھیے:

ظفرؔ قرآن کے سینے میں ہے، تنویرِ جاء الحق
جو حق سے سامنا باطل کا ہو برباد ہوتا ہے(13)

اس شعر کے پہلے مصرعے میں قرآنِ مجید کی اس آیت سے مفہوم لیا گیا ہے اور یہ پورا شعر قرآنِ مجید کی اس آیت کے مضمون کی طرف اشارہ کرتا ہے:(14)

وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا

"اور آپ فرما دیجیے حق آ گیا اور باطل مٹ گیا۔ بے شک باطل مٹنے ہی والا ہے۔"

ظفر چشتی صاحب کے مطابق حضور اکرم صلی اللہ علیہ والِہٖ وسلم کا ظہور ہی دراصل حق کا ظہور ہے۔ حق کے اس ظہور کے بعد باطل کو مٹنا ہی تھا اور باطل مٹتا چلا گیا۔

ان نعتیہ اشعار میں قرآنِ مجید کی دو آیات کی تلمیح کا پہلو نظر آتا ہے:

کتنا بلند میرے محمدؐ کا نام ہے
جلوے ہیں رفعتوں پہ "رفعنا" کے نور کے

"واللہ یبقیٰ وجہہ" ترا ہی مقام ہے(15)
تابندگیِ شاہدِ ہستی ترا وجود

پہلے مصرع میں سورۃ الانشراح کی چوتھی آیت اور آخری مصرع میں سورۃ الرحمن کی ستائیسویں آیت سے اکتساب کیا گیاہے۔شاعر کے مطابق جیسا اللہ تعالیٰ کی ذات ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہے، اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ذات اقدس بھی ابدی وازلی ہے۔ یہ آپ کی ختمِ نبوت کی طرف بھی اشارہ ہے اور آپ کی ذات اقدس کی سرمدیت کی طرف بھی۔ ظفر چشتی نے قرآنِ مجید کی سورۃ النجم کی اس آیت:(16)

مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغَى

"اُن کی نگاہ نہ کسی اور طرف مائل ہوئی اور نہ حد سے بڑھی "

کو متعدد مواقع پر بہ طور تلمیح اپنے اشعار میں استعمال کیا ہے۔ایک شعر میں کچھ یوں کہتے ہیں:

دل جن کے نشانے پہ ہیں "ما زاغ بصر" کے ان چاک گریبانوں میں ہوں بھی کہ نہیں ہوں(17)

اسی آیت کا حوالہ ایک جگہ کچھ یوں آیا ہے:

جس کی چمک زمان ومکاں کو اچک گئی "مازاغ" کی قسم وہ تمھاری نگاہ تھی(18)

قرآنی آیات کے حوالوں سے مزین یہ شعر بھی ملاحظہ فرمائیے:

ترا نورِ استقامت آیاتِ "ماغویٰ" سے "ماینطق" سے روشن حسنِ کلام تیرا(19)

پہلے مصرع میں قرآنِ مجید کی اس آیت کا حوالہ ہے:(20)

مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَ مَا غَوٰى

"تمھارے صاحب نہ بہکے اور نہ ٹیڑھا راستہ چلے۔"

اس آیت کی تفسیر میں مشہور مفسر ابو سعود(21) لکھتے ہیں:

> "اس آیت میں "صَاحِب" سے مراد نبی اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہیں اور "نہ بہکنے" کے معنی یہ ہیں کہ حضورِ انور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے کبھی حق اور ہدایت کے راستے سے عدول نہیں کیا اور ہمیشہ اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی توحید پر اور عبادت کرنے میں رہے، آپؐ کے دامنِ عِصمَت پر کبھی کسی مکروہ کام کی گرد نہ آئی اور "ٹیڑھا راستہ نہ چلنے" سے مراد یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہمیشہ رُشد وہدایت کی اعلیٰ منزل پر فائز رہے، فاسد عقائد کا شائبہ بھی کبھی آپ کی مبارک زندگی تک نہ پہنچ سکا۔"

ظفر چشتی نے بھی اپنے مذکورہ شعر میں اسی مفہوم کو بیان کیا ہے۔ دوسرے مصرع میں قرآنِ مجید کی اس آیت سے استنباط کیا گیا ہے۔(22)

وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَى

"اور وہ اپنی خواہش سے کلام نہیں کرتے۔

صحابہء کرام رضی اللہ عنھم کی شان میں سورۃ الفتح کی اس آیت کو انتہائی خوب صورتی کے ساتھ بہ طور حوالہ اپنے اس شعر میں استعمال کیا ہے، جس میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:(23)

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ

"محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ آپ کے ساتھ ہیں کافروں پر بڑے سخت آپس میں بہت رحم دل ہیں"

اب اس آیت کی تلمیح ملاحظہ فرمایئے:

بو بکر و عمر فاروق، غنی، اسد اللہ یعنی شیر خدا
ترے پروانوں کا کہنا ہی کیا شانِ "والذین معہ"(24)

قرآنِ مجید میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ایک مکالمہ موجود ہے، جس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے دیدار کی فرمائش کرتے ہیں، لیکن جواب آتا ہے کہ تم مجھے ہر گز دیکھ نہیں سکتے۔ اس مکالمے کو مختلف اربابِ سخن نے اپنے کلام کا حصہ بنایا ہے۔ خاص طور پر اس قرآنی آیت کا حوالہ ہمیں اردو شاعری میں جابجا ملتا ہے:(25)

وَلَمَّا جَاءَ مُوسَى لِمِيقَاتِنَا وَكَلَّمَهُ رَبُّهُ قَالَ رَبِّ أَرِنِي أَنظُرْ إِلَيْكَ قَالَ لَن تَرَانِي

"اور جب موسیٰ (علیہ السّلام) ہمارے مقرر کیے ہوئے وقت پر آئے اور ان سے اُن کے ربّ نے کلام فرمایا (تو) عرض کیا اے میرے ربّ! مجھے (اپنا) دیدار کرا دے کہ میں تجھے دیکھ لوں (اللہ نے) فرمایا کہ تم ہر گز مجھے نہ دیکھ سکو گے"

ظفر چشتی نے قرآنِ مجید میں مذکور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے رب تعالیٰ کے ساتھ مکالمے کی طرف کچھ اس طرح اشارہ کیا ہے:

پیدا کیا ہے ذوقِ خدائی حضور نے
تارِ نفس پہ جاری "ارنی" کا ساز ہے(26)

اسی آیت کا حوالہ ایک اور شعر میں کچھ یوں آیا ہے:

پھر کسی نے بے حجابی کا تقاضا کر دیا
"لن ترانی" کی صدائیں آ رہی ہیں غیب سے(27)

سورۃ الحجرات میں بزمِ نبویؐ کے جو آداب بیان کیے گئے ہیں، ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتے ہیں:

عمل کی خیر کہ تحبط کا انتباہ بھی ہے
سخن نہ کر کہ ہے لاترفعوا کی پابندی(28)

مذکورہ شعر میں قرآنِ مجید کی اس آیت کی طرف اشارہ ہے:(29)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ

"اے ایمان والو! اپنی آوازیں نبی کریمؐ کی آواز پر بلند نہ کرو اور اُن کے ساتھ بات کرنے میں آواز اونچی نہ کرو"

اپنی ایک نعت میں قرآنِ مجید میں مذکور "عہدِ الست" کی طرف کچھ اس طرح اشارہ کیا ہے:

میخانۂ الست کے ساقی وہی تو ہیں شرمندہ جامِ جم ہے محمدؐ کے نام سے(30)

میخانۂ الست کا تذکرہ ایک اور شعر میں کچھ یوں کیا ہے:

میخانۂ الست کی تلچھٹ ملی مجھے رقصاں تری نگاہ سے بزمِ الٰہ تھی(31)

مذکورہ دونوں اشعار میں "میخانۂ الست" سے مراد وہ عہدِ الست ہے جس کا ذکر قرآنِ مجید میں کچھ یوں آیا ہے:
(32)

وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِن بَنِي آدَمَ مِن ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَى أَنفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَى

"اور جب آپ کے ربّ نے بنی آدم کی پشتوں سے ان کی نسل کو نکالا اور اُنھیں خود ان کی جانوں پر گواہ بنایا (اور پوچھا) کیا میں تمھارا ربّ نہیں ہوں؟ انھوں نے جواب دیا کیوں نہیں!"

قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے اپنے انفس و آفاق میں غور و فکر کی دعوت دیتے ہوئے فرمایا ہے:(33)

سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنفُسِهِمْ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ

"عنقریب ہم اُنھیں اپنی نشانیاں دکھائیں گے آفاق (عالم) میں بھی اور (خود) ان کی جانوں میں بھی یہاں تک کہ ان پر واضح ہو جائے گا کہ بے شک وہ (قرآن) حق ہے"

اسی ارشادِ باری تعالیٰ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ظفر چشتی کہتے ہیں:

گو انفس وآفاق بھی اک بات ہے لیکن میری تو اسی چاک گریباں پہ نظر ہے(34)

ظفر چشتی صاحب نے اپنے سفر نامۂ حج "مکہ مدینہ" کے آخر میں اپنی کچھ نعتیں اور قطعات شامل کی ہیں، ان میں سے ایک رباعی میں واقعۂ شق القمر کی طرف اشارہ کیا ہے، اس واقعہ کا تذکرہ قرآنِ مجید کی سورۃ القمر میں آیا ہے:

پلٹ آنے کا سورج کو اشارہ ہونے والا ہے قمر کا چہرہ کہتا ہے قمر کٹنے ہی والا ہے(35)

واقعہ شق القمر کی طرف کچھ اس طرح بھی اشارہ کیا ہے:

غلام ان کا ہوں میں جن کے اک اشارے سے پلٹ کے آئے گا خورشید شق قمر ہوگا(36)

سفر نامۂ حج میں ایک مقام پر قرآنِ مجید کی سورۃ واللیل کی طرف کچھ اس طرح اشارہ کیا ہے:

دل ان کا گدا ہے کبھی برباد نہ ہو گا والیل کی زنجیر سے آزاد نہ ہو گا(37)

سورۃ واللیل اور سورۃ والضحیٰ کی طرف یہ تلمیح بھی ملاحظہ ہو:

والیل زلف کو لکھوں رخ والضحیٰ کہوں میں بھی اگر وہ مصحفِ انوار دیکھ لوں(38)

قرآنِ مجید کی سورۃ البلد کی پہلی آیت کی طرف کچھ یوں اشارہ کیا ہے:

یوں کعبے کا عرفان ہوا لا اقسم کا احسان ہوا سجدے میں جھکایا سر میں نے جب آپ کا نقشِ پا دیکھا(39)

پہلی وحی میں نازل ہونے والے پہلے لفظ "اقرا" کو کچھ یوں اپنے کلام کا حصہ بنایا ہے:

اسرار کھلے "اقرا" کے ظفرؔ جب جانبِ غارِ حرا دیکھا زانوے تلمذ تہ کرکے بیٹھے تھے وہاں جبریلِ امیں(40)

قرآنی تلمیحات کے ساتھ ساتھ ظفر چشتی نے اپنے کلام میں احادیث نبویؐ سے بھی استفادہ کیا ہے۔اس ضمن میں ان کے بہت سے شعر دیکھے جاسکتے ہیں۔مثلاً حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی منقبت کا یہ شعر ملاحظہ فرمائیں:

"حسین منی" کا نکتہ ترے جواب میں ہے حسین کیا ہے؟ ذرا سن یہ پوچھنے والے(41)

یہ حوالہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اس حدیثِ مبارکہ سے لیا گیا ہے، آپ نے فرمایا:(42)

حُسينٌ منِّي، وأنا منه

"حسین مجھ سے ہیں اور میں حسین سے ہوں۔"

اسی حدیث مبارکہ سے ایک اور موقع پر کچھ یوں استفادہ کیا ہے:

آپ نے بھی تو سنا ہے، آپ کی کیا رائے ہے الحسین منی فرمایا رسولؐ پاک نے(43)

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی فضیلت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرمان "أصحابي كالنّجوم" (44)(میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں) کو بطور اقتباس کچھ اس طرح اپنے ایک نعتیہ شعر میں لائے ہیں:

ملے ذرہ جو ان کے پاؤں سے تاروں میں ہو جائے قمر بن کر حدیثِ "اصحابی کالنجوم" آئی(45)

غزوۂ تبوک کے موقع پر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنا سارا مال حضور اقدس صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے قدموں میں نچھاور کر دیا تھا۔ یہ واقعہ حدیث و سیرت کی بہت سی کتابوں میں موجود ہے۔ اس واقعہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ظفر چشتی کہتے ہیں:

راہِ وفا میں پیروِ صدیق ہوں ظفر کچھ فکر ہی نہیں مجھے اہل وعیال کا(46)

قرآن و سنت سے استنباط و استفادہ کے علاوہ ظفر چشتی کی شاعری میں عربی تراکیب اور محاورات کا استعمال بھی نظر آتا ہے۔ اس کی کچھ مثالیں یہاں پیش کی جاتی ہیں:

"لم یزل" عربی زبان کی ایک ترکیب ہے، جس کا معنی ہے: ہمیشہ رہنا۔ اسی سے اردو میں لم یزل یا لم یزلی کے الفاظ و مرکبات استعمال ہوتے ہیں، ظفر چشتی نے اس ترکیب کو اپنی ایک نعت میں کچھ یوں استعمال کیا ہے:

حسنِ نورِ ازل ہے، لم یزلی چشمۂ فیض ہے سراب نہیں(47)

اس شعر کے پہلے مصرع میں علمِ بدیع کی جو صنعت استعمال ہوئی ہے اسے "جناس یا تجنیس" کہا جاتا ہے، شاعر نے "ازل" اور "لم یزلی" کے الفاظ کو ایک ہی مصرع میں استعمال کیا ہے۔ یہ دونوں الفاظ صوتی اور شکلی اعتبار سے قریب قریب ہیں۔

ایک نعت کی ردیف عربی کے حرفِ ندا اور منادی کو استعمال کرتے ہوئے "یارحمۃً للعالمین" باندھی ہے۔ اس نعت کا مطلع کچھ یوں ہے:

فخرِ رسل، نورِ خدا یا رحمۃً للعالمیں محبوبِ رب تیرے گدا یا رحمۃً للعالمیں(48)

ظفر چشتی کے ایک نعتیہ قطعے میں عربی تراکیب کی جلوہ نمائی ملاحظہ فرمائیں:

اے شاہِ مدینہ! صلِ علی، ما احسنک ما اکملک اے رشکِ مسیحا، نورِ خدا، ما احسنک ما اکملک

تری شان میں ہے "لولاک لما" تخلیق وہدایت، قدر وقضا خدام ہیں تیرے ارض وسما، ما احسنک ما اکملک(49)

ظفر چشتی کی شاعری میں عربی زبان وادب کے اثرات کی چند نمایاں مثالوں کا ہم نے یہاں تذکرہ کیا ہے۔ اگر طوالت کا اندیشہ نہ ہوتو اس موضوع پر اور بھی کئی مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں۔ ظفر چشتی کی شاعری میں عربی مفردات کا استعمال بھی کثرت سے ملتا ہے۔ نہ صرف عمومی گفت گو میں استعمال ہونے والے عربی الفاظ بلکہ مختلف فقہی اور علمی اصطلاحات کا ذکر بھی ان کے کلام میں جابہ جا نظر آتا ہے۔

خلاصۂ بحث یہ ہے کہ ظفر چشتی کی شاعری اور بالخصوص نعتیہ شاعری کا جائزہ لینے کے بعد یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ عربی زبان وادب نے ان کی شاعری، خیالات اور اندازِ سخن پر گہرا اثر مرتب کیا ہے۔ عربی زبان وادب کا گہرا اثر اردو اور عربی ادب سے محبت رکھنے والے طلبہ اور محققین کی نظر میں ظفر چشتی کی شاعری کو بہت اہم اور قابلِ استفادہ بناتا ہے۔ جو لوگ اردو اور عربی ادب سے محبت رکھتے ہیں ان کے لیے عصر جدید کے شعرا میں ظفر چشتی کی شاعری فنی واسلوبی سطح پر حظ اٹھانے کا بڑا ذریعہ ہے۔ فنِ شاعری پر ان کی مضبوط گرفت بھی اپنی مثال آپ ہے۔ ان کی شاعری نہ صرف گہرے مضامین اور متنوع الفاظ کا خزانہ ہے بلکہ شعری پختگی اور تخلیقی کاریگری کی ایک روشن مثال بھی ہے۔

حوالہ جات وحواشی

1۔ چشتی، محمد ظفر الحق، (2019ء)شعور (تحقیق وتنقید)، لاہور، فکشن ہاؤس، ص25 تا27

2۔ چشتی، محمد ظفر الحق، (2019ء)سلگت ہوں دن رین، لاہور، فکشن ہاؤس، ص19

3۔ چشتی، ظفر الحق، (2020ء)، عرفان (مجموعہ مقالات)، لاہور، فکشن ہاؤس، ص43 تا55

4۔ چشتی، محمد ظفر الحق: سلگت ہوں دن رین، ص24

5۔ چشتی، محمد ظفر الحق، (2019ء)ہے یہی میری نماز (مجموعۂ نعت)، لاہور: اظہار سنز، ص18

6۔ چشتی، محمد ظفر الحق، ہے یہی میری نماز (مجموعۂ نعت)ص49

7۔ چشتی، محمد ظفر الحق، ہے یہی میری نماز (مجموعۂ نعت)ص51

8۔ چشتی، محمد ظفر الحق، (2019ء)، نالۂ من سر من، لاہور: فکشن ہاؤس، ص111

9۔ الرعد، 28:13

10۔ الأحزاب، 33:33

11۔ چشتی، محمد ظفر الحق، نالۂ من سر من، ص112

12۔ چشتی، محمد ظفر الحق، نالۂ من سر من، ص127

13۔ چشتی، محمد ظفر الحق، (2020ء)صحبتِ اہلِ صفا، لاہور، فکشن ہاؤس، ص48

14۔ سورۃ بنی اسرائیل، 81:17

15۔چشتی، محمد ظفرالحق،نالۂ من سر من، ص33
16۔سورۃالنجم، 17:53
17۔چشتی، محمد ظفرالحق،نالۂ من سر من، ص31
18۔چشتی، محمد ظفرالحق، ہے یہی میری نماز (مجموعۂ نعت)ص26
19۔چشتی، محمد ظفرالحق، ہے یہی میری نماز(مجموعۂ نعت) ص178
20۔سورۃالنجم، 2:53
21۔ابوسعود، تفسیرابوسعود، قاہرہ: دار المصحف۔ سورۃ النجم، تحت الآیۃ2 : 641/5
22۔سورۃالنجم، 3:53
23۔سورۃالفتح، 29:48
24۔چشتی، محمد ظفرالحق، نالۂ من سر من، ص87
25۔سورۃالاعراف، 143:7
26۔چشتی، محمد ظفرالحق، نالۂ من سر من، ص97
27۔چشتی، محمد ظفرالحق،سلگت ہوں دن رین، ص129
28۔چشتی، محمد ظفرالحق، ہے یہی میری نماز، ص39
29۔سورۃالحجرات، 2:49
30۔چشتی، محمد ظفرالحق، نالۂ من سر من، ص100
31۔چشتی، محمد ظفرالحق، نالۂ من سر من، ص111
32۔سورۃالاعراف، 172:7
33۔سورۃحم السجدۃ، 53:41
34۔چشتی، محمد ظفرالحق، ہے یہی میری نماز (مجموعۂ نعت)ص72
35۔چشتی، محمد ظفرالحق،(2019ء)، مکہ مدینہ (حج نامہ)،لاہور:اظہار سنز، ص150
36۔چشتی، محمد ظفرالحق، ہے یہی میری نماز (مجموعۂ نعت)، ص55
37۔چشتی، محمد ظفرالحق،مکہ مدینہ (حج نامہ)، ص152

38۔چشتی، محمد ظفر الحق، ہے یہی میری نماز (مجموعۂ نعت)ص86

39۔چشتی، محمد ظفر الحق، مکہ مدینہ (حج نامہ)، ص175

40۔چشتی، محمد ظفر الحق،مکہ مدینہ (حج نامہ)، ص176

41۔چشتی، ظفر الحق، صحبتِ اہلِ صفا، ص33

42۔محمد بن عیسیٰ ترمذی،سنن ترمذی، حدیث نمبر:3775

43۔چشتی، ظفر الحق، صحبتِ اہلِ صفا، ص67

44۔لسان المیزان، ج3ص208، ابن عبدالبر في جامع العلم ج2ص91

45۔چشتی، محمد ظفر الحق،نالۂ من سر من، ص33

46۔چشتی، محمد ظفر الحق، ہے یہی میری نماز (مجموعۂ نعت)ص65

47۔چشتی، محمد ظفر الحق،نالۂ من سر من، ص72

48۔چشتی، محمد ظفر الحق،نالۂ من سر من ص66

49۔چشتی، محمد ظفر الحق،نالۂ من سر من، ص49

References:

1. Chishti, Muhammad Zafar-ul-Haq, (2019) *Shaoor(Tehqeeq-o-Tanqeed)*, Lahore, Fiction House, P 25 to 28
2. Chishti, Muhammad Zafar-ul-Haq, (2019) *Sulgat Hun Din Rayn*, Lahore, Fiction House, P 19
3. Chishti, Zafar-ul-Haq, (2020), Irfan(Majmoah Maqalat), Lahore, Fiction House, P 43 to 55
4. Chishti, Muhammad Zafar-ul-Haq, *Sulgat Hun Din Rayn*, P 24
5. Chishti, Muhammad Zafar-ul-Haq, (2019) *Hai yhi meri Namaz(Majmoah-e-Naat)*, Lahore:Izhar Sons, P 18
6. Chishti, Muhammad Zafar-ul-Haq, *Hai yhi meri Namaz(Majmoah-e-Naat)*, P 49
7. Chishti, Muhammad Zafar-ul-Haq, *Hai yhi meri Namaz(Majmoah-e-Naat)*, P 51

8. Chishti, Muhammad Zafar-ul-Haq, (2019), *Nala-e-Mann-Sarman*, Lahore:Fiction House, P 111
9. *Alraad*, 13:28
10. *Alahzaab*, 33:33
11. Chishti, Muhammad Zafar-ul-Haq, *Nala-e-Mann-Sarman*, P 112
12. Chishti, Muhammad Zafar-ul-Haq, *Nala-e-Mann-Sarman*, P 127
13. Chishti, Muhammad Zafar-ul-Haq,(2020) *Suhbat-e-Ahl-e-Safa*, Lahore, Fiction House, P 48
14. Surat *Bani Israel ,* 17:81
15. Chishti, Muhammad Zafar-ul-Haq, *Nala-e-Mann-Sarman*, P 33
16. Surat *Alnajm*, 53:17
17. Chishti, Muhammad Zafar-ul-Haq, *Nala-e-Mann-Sarman*, P 31
18. Chishti, Muhammad Zafar-ul-Haq, *Hai yhi meri Namaz(Majmoah-e-Naat)*, P 26
19. Chishti, Muhammad Zafar-ul-Haq, *Hai yhi meri Namaz(Majmoah-e-Naat)*, P 178
20. Surat *Alnajm*,53:2
21. Abu Saud, Tafseer Abu Saud, Qahirah: Dar-ul-*Mushaf, Surat Alnajm*, That-ul-Ayah 2:, 5/641
22. Surat *Alnajm*, 53:3
23. Surat *Al Fatah* 48:29
24. Chishti, Muhammad Zafar-ul-Haq, *Nala-e-Mann-Sarman*, P 87
25. Surat *Alairaaf* ,7:143
26. Chishti, Muhammad Zafar-ul-Haq, *Nala-e-Mann-Sarman*, P 97
27. Chishti, Muhammad Zafar-ul-Haq, *Sulgat Hun Din Rayn*, P 129
28. Chishti, Muhammad Zafar-ul-Haq, *Hai yhi meri Namaz,* P 39
29. Surat *Alhujrat*, 49:2

30. Chishti, Muhammad Zafar-ul-Haq, *Nala-e-Mann-Sarman*, P 100
31. Chishti, Muhammad Zafar-ul-Haq, *Nala-e-Mann-Sarman*, P 111
32. Surat *Alairaaf* , 7:172
33. Surat *Hameen Sajdah*, 41:53
34. Chishti, Muhammad Zafar-ul-Haq, *Hai yhi meri Namaz(Majmoah-e-Naat)*, P 72
35. Chishti, Muhammad Zafar-ul-Haq, (2019), *Makkah Madinah(Hajj Namah)*, Lahore Izhar sons, P 170
36. Chishti, Muhammad Zafar-ul-Haq, *Hai yhi meri Namaz(Majmoah-e-Naat)*, P 55
37. Chishti, Muhammad Zafar-ul-Haq, *Makkah Madinah(Hajj Namah)*, P 152
38. Chishti, Muhammad Zafar-ul-Haq, *Hai yhi meri Namaz(Majmoah-e-Naat)*, P 86
39. Chishti, Muhammad Zafar-ul-Haq, *Makkah Madinah(Hajj Namah)*, P 175
40. Chishti, Muhammad Zafar-ul-Haq, *Makkah Madinah(Hajj Namah)*, P 17
41. Chishti, Muhammad Zafar-ul-Haq, *Suhbat-e-Ahl-e-Safa*, P 33
42. Muhammad Ibn Isa Tirmazi, Sunan Tirmazi, Hadith number: 3775
43. Chishti, Zafar-ul-Haq, *Suhbat-e-Ahl-e-Safa*, P 67
44. *Lisan-ul-Meezan*, Volume III P 208, Ibn Abdul barfi Jam-al-ilm Volume 2 P 91
45. Chishti, Muhammad Zafar-ul-Haq, *Nala-e-Mann-Sarman*, P 33
46. Chishti, Muhammad Zafar-ul-Haq, *Hai yhi meri Namaz(Majmoah-e-Naat)*, P 65
47. Chishti, Muhammad Zafar-ul-Haq, *Nala-e-Mann-Sarman*, P 72
48. Chishti, Muhammad Zafar-ul-Haq, *Nala-e-Mann-Sarman*, P 66

49. Chishti, Muhammad Zafar-ul-Haq, *Nala-e-Mann-Sarman*, P 49